

اسٹیٹ اف آندھرا پردیش

بنام

عبدالنجی اینڈ بروس

[کے سباراؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سکری، جسٹس۔]

سیلز ٹیکس۔ محصولی امدانی میں ٹینگ بارک خریدنے کی قیمت شامل ہے۔ وہ قیمت قابل ٹیکس ہے۔۔ تاجر۔ حیدرآباد جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1950 کا مطلب، دفعہ 2 (سی)، 2 (ایم)۔ سیلز ٹیکس رولز، رولز 5- (1)، 5 (2)۔

جواب دہندگان رجسٹرڈ تاجر ہیں جو کھالیں اور کھالیں سے چمڑا کمانا کرنے اور چمڑا والی کھالیں فروخت کرنے کا کاروبار کرتے ہیں۔ حیدرآباد جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1950 کے تحت حکام نے مدعا علیہ کے کل کاروبار کا جائزہ لیا جس میں مدعا علیہ کی طرف سے خریداری کے لیے ادا کی گئی قیمت، چمڑا کمانا کے عمل میں استعمال ہونے والی ٹینگ بارک شامل تھی۔ مدعا علیہ نے دعویٰ کیا کہ ٹینگ کی چھال کی خریداری کے لیے ادا کی جانے والی قیمت کو قابل ٹیکس کاروبار سے خارج کر دیا جانا چاہیے کیونکہ ٹینگ کی چھال مدعا علیہ نے کھپت کے لیے خریدی تھی نہ کہ فروخت کے لیے اور اس لیے مدعا علیہ ٹینگ کی چھال کا "ڈیلر" نہیں تھا۔ ٹیکس حکام نے اس کی دلیل کو قبول نہیں کیا۔ حیدرآباد جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 22 (1) کے تحت ہائی کورٹ میں دائر درخواست میں مدعا علیہ کی دلیل کو قبول کر لیا گیا اور تشخیص میں ترمیم کی گئی۔ خصوصی چھٹی کے ساتھ دائر اپیل میں،

منعقد: ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ ایک خریداری سیلز ٹیکس رولز کے رول 5 (2) کے تحت صرف اس صورت میں ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہے جب وہ ذیلی رول (2) میں مذکور کسی شے کو خریدنے اور فروخت کرنے کا کاروبار کر رہا ہونہ کہ جب وہ اسے اپنے ذریعے فروخت کی جانے والی شے کی تیاری کے عمل میں استعمال کے لیے خریدتا ہے۔

(ii) کسی سرگرمی کو کاروبار کے طور پر دیکھنے کے لیے یا تو اصل میں جاری رہنے یا منافع کے مقصد کے ساتھ جاری رکھنے پر غور کرنے کا

ایک طریقہ ہونا چاہیے نہ کہ کھیل یا خوشی کے لیے۔ لیکن ڈیلر بننے کے لیے کسی شخص کو ایک ہی چیز خریدنے، فروخت کرنے اور سپلائی کرنے کی سرگرمی پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایکٹ صرف اس بات کا مطالبہ کرتا ہے کہ قاعدہ 5 (2) میں مذکور شے کی خریداری کا روبرو بار کے دوران ہونی چاہیے؛ یعنی یہ خریداری اور ٹھکانے لگانے کی مربوط سرگرمی سے منافع حاصل کرنے کے لیے فروخت یا استعمال کے لیے ہونی چاہیے۔ اس شے کو خود فروخت کے قابل کسی دوسری شے میں تبدیل کیا جاسکتا ہے یا اسے ایک جزو کے طور پر یا مینوفیکچرنگ کے عمل کی مدد کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے جس سے اس طرح کی فروخت کے قابل شے کی پیداوار ہوتی ہے۔

(iii) موجودہ معاملے میں مدعا علیہ نے ٹینگ کی چھال کو کسی ایسے مقصد کے لیے نہیں خریدا تھا جس کا روبرو بار سے کوئی تعلق نہ ہو۔ اس لیے مینوفیکچرنگ کے عمل میں ٹینگ چھال کے استعمال نے جواب دہندگان کو ٹینگ چھال کے ڈیلر کی تعریف سے خارج نہیں کیا۔

سرٹک تھمبی اینڈ کمپنی بمقابلہ اسٹیٹ آف مدراس، 14 ایلس ٹی سی 753، منظور شدہ۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: 1963 کی سول اپیل نمبر 473-1960 کے ٹیکس نظر ثانی کیس نمبر 88 میں آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے 22 مارچ 1960 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کے لیے اے رنگا ندھم چٹھی، بی آر جی کے آچرا اور آراین سٹی۔

جواب دہندہ پیش نہیں ہوا۔

8 اپریل - 1964 میں۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

شاہ، جے۔۔ جواب دہندگان جو حیدرآباد جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1950 کے تحت ڈیلروں کے طور پر رجسٹرڈ ہیں، وہ حیدرآباد شہر میں کھالیں اور کھالیں سے چھڑا تیار کرنے اور چھڑا والی کھالیں فروخت کرنے کا روبرو بار کرتے ہیں۔ اپنے کاروبار کے مقاصد کے لیے جواب دہندگان غیر ملبوس کھالیں اور کھالیں خریدتے ہیں اور ان کی چھڑے کی فیکٹری میں چھال اور دیگر ضروری مواد بھی خریدتے ہیں۔ تشخیص کے سال 1954-55 کے لیے سیلز ٹیکس آفیسر، سرکل IV، حیدرآباد نے پایا کہ جواب دہندگان کا کل کاروبار چھلکے، کھالیں، اون اور ٹینگ چھال کے حوالے سے روپے 4-12-5,70,417 (O. S.) تھا۔ جواب دہندگان نے کاروبار میں شامل روپے 9-14-61,431 (O. S.) پر ٹیکس ادا کرنے کی اپنی ذمہ داری سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ یہ رقم ان کی چھڑے کی فیکٹری میں ٹینگ کی چھال خریدنے کے لیے ادا کی جانے والی قیمت کی نمائندگی کرتی ہے۔ انہوں نے پیش کیا کہ ٹینگ کی چھال ٹیٹری میں استعمال کے لیے خریدی گئی تھی نہ کہ فروخت کے لیے، اور اس کے مطابق وہ ٹینگ کی چھال کے ڈیلر

نہیں تھے اور اس لیے ٹینگ کی چھال خریدنے کے لیے ادا کی جانے والی قیمت حیدرآباد جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ کے تحت ڈیوٹی کے ذمہ دار نہیں تھی۔ سیلز ٹیکس افسر نے جواب دہندگان کی دلیل کو مسترد کر دیا، اور ڈپٹی کمشنر کی اپیل میں اس کے حکم کی تصدیق کی گئی۔ سی ٹی، حیدرآباد ڈویژن اور سیلز ٹیکس ایپیلیٹ ٹریبونل کے ذریعے بھی۔ حیدرآباد۔ لیکن آندھرا پردیش کی ہائی کورٹ نے 1957 کے آندھرا پردیش جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ VII کے تحت بنائے گئے قاعدہ 40 کے ساتھ پڑھے جانے والے سیکشن 22(1) کے تحت ایک عرضی میں ٹیکس لگانے والے حکام کے ذریعے منظور کردہ حکم میں ترمیم کی اور مدعا علیہان کے ذریعے چمڑے کی فیکٹری میں استعمال ہونے والی چمڑے کی چھال کے لیے ادا کی جانے والی قیمت کو قابل ٹیکس کاروبار کے حساب سے خارج کر دیا۔ خصوصی اجازت کے ساتھ، ریاست آندھرا پردیش نے اس عدالت میں اپیل کی ہے۔

حیدرآباد جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ کے سیکشن 2 (ای) میں "ڈیلر" کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ اس کا مطلب کوئی بھی شخص، مقامی اتھارٹی، کمپنی، فرم، ہندو غیر منقسم خاندان یا کسی کمیشن، معاوضے یا دوسری صورت میں حیدرآباد ریاست میں سامان خریدنے، فروخت کرنے یا سپلائی کرنے کے کاروبار میں مصروف افراد کی کوئی انجمن یا انجمن ہے اور اس میں ایک ریاستی حکومت شامل ہے جو اس طرح کا کاروبار کرتی ہے اور کوئی بھی سوسائٹی، کلب یا ایسوسی ایشن جو اپنے اراکین کو سامان خریدتی ہے یا فروخت کرتی ہے یا سپلائی کرتی ہے۔ سیکشن 2 (ایم) "ٹرن اور" کی تعریف ایک مجموعی رقم کے طور پر کرتا ہے جس کے لیے سامان یا تو ڈیلر کے ذریعے خرید یا فروخت کیا جاتا ہے، چاہے وہ نقد یا موخر ادائیگی یا دیگر قیمتی ادائیگی کے لیے ہو۔ دفعہ 4 کے مطابق آئی جی کرنسی میں روپے میں تین پائی کی شرح سے ٹیکس سال کے اتنے کاروبار پر عائد کیا جاتا ہے جو مستثنیٰ سامان کے علاوہ سامان میں لین دین سے منسوب ہوتا ہے۔ قاعدہ 5(1) فراہم کرتا ہے کہ ذیلی قاعدہ (2) میں فراہم کردہ بچت کے علاوہ قواعد کے مقصد کے لیے ڈیلر کا کاروبار وہ رقم ہوگی جس کے لیے ڈیلر سامان فروخت کرتا ہے۔ قاعدہ 5(2) میں کہا گیا ہے کہ بعض اشیاء کے معاملے میں قواعد کے مقصد کے لیے ڈیلر کا کاروبار وہ رقم ہوگی جس کے لیے ڈیلر سامان خریدتا ہے۔ وہ اشیاء یہ ہیں:-

(a) مونگ پھلی (چھلکے دار یا غیر چھلکے دار)؛

(b) بیڑی کے پتے؛

(c) تاروار اور دیگر چمڑے کی چھال؛

(d) تل، کاراڈ اور کاسٹریج؛

(e) کپاس بشمول کپاس؛

(f) السی، ہلدی، دھنیا اور دیگر زرعی پیداوار بشمول ہر قسم کی دالیں اور دھان (چھلکے یا بغیر چھلکے) کو مذکورہ ایکٹ کے تحت مستثنیٰ نہیں کیا

گیا ہے، لیکن کپاس کے بیج، گنے، چائے اور کافی کے بیجوں کو چھوڑ کر؛ (جی) کھال اور کھالیں اور چمڑا؛

(g) اون، ہڈیاں اور سینگ۔

آندھرا پردیش کی ہائی کورٹ نے ٹیکس لگانے والے کے اس دعوے کو مسترد کر دیا کہ وہ جواب دہندگان کے ذریعے خریدی گئی ٹینگ چھال پر اس بنیاد پر ٹیکس لگانے کا اختیار دیتا ہے کہ خریدار قاعدہ 5(2) کے تحت صرف اس صورت میں ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہے جب وہ ذیلی قاعدہ (2) میں مذکور کسی شے کو خریدنے اور فروخت کرنے کا کاروبار کر رہا ہو نہ کہ جب وہ اسے اپنے ذریعے فروخت کی جانے والی چیز کی تیاری کے عمل میں استعمال کے لیے خریدتا ہے۔ لہذا، ہائی کورٹ کے خیال میں اگر کوئی ڈیلر اپنے کاروبار میں استعمال کے لیے قاعدہ 5(2) میں شامل کوئی چیز خریدتا ہے لیکن فروخت کے لیے نہیں، تو اسے اس شے کو خریدنے، فروخت کرنے یا فراہم کرنے کے کاروبار میں مصروف نہیں سمجھا جانا چاہیے اور اس شے کو خریدنے کے لیے ادا کی گئی قیمت ٹیکس کا ذمہ دار نہیں ہے۔

ہم ہائی کورٹ کے اس نظریے سے متفق نہیں ہو سکتے۔ ڈیلر بننے کے لیے کسی شخص کو سامان خریدنے یا فروخت کرنے یا سپلائی کرنے کے کاروبار میں مصروف ہونا چاہیے۔ اگرچہ "کاروبار" کا اظہار بڑے پیمانے پر غیر معینہ مدت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، لیکن ٹیکس لگانے کے قوانین میں یہ کسی ایسے پیشے یا پیشے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جو کسی شخص کے وقت، توجہ اور محنت پر قبضہ کرتا ہے، عام طور پر منافع کمانے کے مقصد کے ساتھ۔ کسی سرگرمی کو کاروبار کے طور پر سمجھنے کے لیے لین دین کا ایک طریقہ ہونا چاہیے، یا تو اصل میں جاری رہنا چاہیے یا منافع کے مقصد کے ساتھ جاری رکھنے پر غور کیا جانا چاہیے، نہ کہ کھیل یا خوشی کے لیے۔ لیکن ڈیلر بننے کے لیے کسی شخص کو ایک ہی شے کی فروخت اور فراہمی کی سرگرمی پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ محض ذاتی کھپت کے لیے خریدنا یعنی منافع کے مقصد کے بغیر کسی شخص کو قانون کے معنی میں ڈیلر نہیں بنائے گا، لیکن وہ شخص جو اپنی تجارت کے دوران اس کی خریدی ہوئی چیز کا استعمال کرتا ہے، یا فروخت کے لیے کسی دوسری چیز کی تیاری میں استعمال کرتا ہے، اسے ڈیلر سمجھا جائے گا۔ مقننہ نے کسی شخص کی خریدی ہوئی چیز کی فروخت کو ڈیلر کے طور پر اس کے ساتھ سلوک کرنے کی شرط نہیں بنایا ہے۔ تعریف صرف اس بات کا مطالبہ کرتی ہے کہ قاعدہ 5(2) میں مذکور شے کی خریداری کاروبار کے دوران ہونی چاہیے، یعنی خریداری اور ٹھکانے لگانے کی مربوط سرگرمی سے منافع کمانے کے لیے فروخت یا استعمال کے لیے ہونی چاہیے۔ اس شے کو خود فروخت کے قابل کسی دوسری شے میں تبدیل کیا جاسکتا ہے، یا اسے ایک جزو کے طور پر یا مینوفیکچرنگ کے عمل کی مدد کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے جس سے اس طرح کی فروخت کے قابل شے کی پیداوار ہوتی ہے۔

موجودہ معاملے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ٹینگ کی چھال مدعا علیہ نے کسی بھی مقصد کے لیے خریدی تھی جس کا ان کے ذریعے چلائے جانے والے کاروبار سے کوئی تعلق نہیں تھا، یعنی، ملبوس کھالیں اور کھالیں تیار کرنا اور فروخت کرنا۔ اس لیے خریدی گئی چیز کی فروخت نہیں بلکہ کاروبار میں کھپت جواب دہندگان کو ڈیلر جیسا کہ چھال کی تعریف سے خارج نہیں کرتی ہے۔ یہ وہ نظریہ ہے جسے ہمارے فیصلے میں مدراس ہائی کورٹ نے ریاست مدراس میں ایل ایم ایس سڑک تھمبی اینڈ کمپنی بمقابلہ ریاست مدراس (1) میں نافذ اسی طرح کے قانون کی تشریح میں صحیح طور پر لیا ہے۔

لہذا اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور ہائی کورٹ کے ذریعے منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور سیلز ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کے ذریعے منظور کردہ حکم کو بحال کیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔